پوری بیدار مغزی اور وسعتِ نظر سے غور کیجیے کہ ان حالات میں کس قسم کے علماء اسلام کی طرف سے صحیح مدافعت کی خدمت انجام دے سکتے ہیں اور علم و عمل کے وہ کونسے ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ آپ اسلام کے ان قلعوں کی حفاظت کر سکتے اور اُنہیں زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم بنا سکتے ہیں۔

❖

اگر اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، اور یقیناً ہے، اور وہ دنیا کا آخری اور سب سے زیادہ سچا دین ہے تو اُسے ہر قرن اور ہر زمانہ میں اپنی حفاظت و ارتقاء کے لیے اُن وسائل کو اختیار کرنا چاہیے جن کے ذریعہ وہ ہنگامی اور وقتی رکاوٹوں کا قلع قمع کر کے دنیا میں کلمۂ حق کی نشر و اشاعت کی راہ صاف کر سکے۔ کسی سچی بات کو منوانے کے لیے صرف اُس بات کا سچا ہونا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اُس کے لیے چند اور خارجی امور کی بھی ضرورت ہوتی ہے جن کا اصل معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسلام کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ مبلغینِ اسلام نے ہر ملک اور ہر زمانہ میں تبلیغ کے لیے وہی راستے اختیار کیے جو اُنہیں ملک اور زمانہ کے مخصوص حالات کے اعتبار سے ضابطۂ اخلاق و مذہب کی حدود میں رہتے ہوئے اختیار کرنے چاہیے تھے۔ بے شبہ اسلام کی رُوح غیر متغیر اور ناقابل تبدل ہے۔ اس میں ایک لمحہ کے لیے بھی کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں ہو سکتی لیکن یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہ رُوح مختلف مظاہر میں جلوہ گر ہو کر دنیا میں اپنی سطوت و شوکت کا نشان قائم کرتی رہی ہے کبھی وہ حضرتِ عمرؓ کے رعب جلال میں ظاہر ہوئی اور کبھی حضرت عثمان کے حلم و حیا میں کبھی اُس نے زہری و بخاری کے تقویٰ و دیانت میں ظہور کیا اور کبھی ابو حنیفہ و شافعی کے تفقہ و تدبر میں۔ کبھی وہ ابن تیمیہ و ابن قیم کی وسعتِ علم و نظر میں جلوہ گر ہوئی اور کبھی غزالی و رازی کی کلامی و فلسفیانہ موشگافیوں میں۔ کہیں اُس نے محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کی تلوار کی زبان سے اپنی عظمت کا اعلان کیا، اور کہیں وہ مجدد سرہندی، معین الدین اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی کے خرقۂ درویشی میں چمکی۔ غرض یہ ہے کہ علم و عمل کا وہ کونسا میدان ہے جو اس رُوحِ اعظم کی جلوہ گاہ نہیں بنا اور زندگی کا وہ کونسا شعبہ ہے جو اس کی ضو فشانیوں سے بقعۂ نور نہیں بن گیا، وہ مختلف مظاہر اور مختلف لباسوں میں ظاہر ہوتی رہی اور ہر زمانہ کے ہنگامی حالات کے اُٹھتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں کامیاب ہوئی پھر کیا یہ قابلِ صد شرم نہیں ہے کہ آج ہمارے علماء کرام اسلام کی ان تمام علمی و عملی وسعتوں کو ایک گوشہ میں بند کر کے اطمینان سے بیٹھ گئے ہیں اور زعمِ خود سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے اسلام کی حفاظت کا پورا بندوبست کر لیا ہے۔ ❖ افسوس ہے ان صفحات میں ہم اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ لیکن اگر جمود کا عالم یہی رہا تو ہم بہت تفصیل کے ساتھ اس پر لکھینگے اور جو لوگ آج نہیں سنتے انہیں اپنی آواز کے سننے پر مجبور کر دینگے۔ وما توفیقی الا باللہ۔